غزل

رہتا ہے مری بزم میں پیارا انہیں پندار
بے باکیِ اغیار پہ ہوجاتے ہیں سرشار

ہر گام پہ دیوار کھڑی دیکھ رہا ہوں
قسمت میں مگر پھر بھی نہیں سایۂ دیوار

اُس پر ہی زمیں تنگ کیئے دیتی ہے دنیا
جس کا کوئی دنیا میں شناسا ہے نہ گھر بار

یارو! وہ اِسے ترکِ تعلق کہیں کیوں کر
ہر آن ہی رہتے ہیں وہ جب درپۓ آزار

اِس بار بھی ہے کاکُلِ پیچاں پہ اُنہیں زعم
اب کے بھی نہ ہو پاؤں گا اُن سے میں گرفتار

پوشیدہ محاسن مرے کھل جائیں گے تجھ پر
آذر میں تری ضرب کا لیکن ہوں طلب گار

وہ دان کیے دیتے ہیں شبنم بھی گلوں کو
اُن کو نہیں مجبوریِ زیبائشِ رخسار

ہم آئے بھی بیٹھے بھی چلے بھی گئے، لیکن
وہ محوِ ضیا پاشیِٔ نظارہ و دیدار

اِک آنکھ کی پتلی ہے کہ حرکت نہیں کرتی
منظر ہیں بدلتی ہوئی رفتار میں سرشار

اُس نے ہی ترے منہ میں زباں رکھی ہے اپنی
عتباںؔ تجھے ہو نہ سکی جرأتِ اِظہار

☆......☆......☆

سیدابوذر بخاری رحمہ اللہ